www.facebook.com/masimfarooq

السلام علیکم

میرا ایک اسکول میں کینٹین کا بزنس ہے اور مجھے اسکول کے ہیڈ آفس کی طرف سے پابند کر رہے ہیں کہ میں صرف شیزان کی پروڈکٹ استعمال کروں اور شیزان کا جوس سیل کروں۔

مجھے پتہ کرنا ہے شیزان کی پروڈکٹ کے بارے میں کیا میں اپنے کینٹین میں شیزان کی پروڈکٹ استعمال کرسکتا ہوں؟ اور شیزان جوس بیچ سکتا ہوں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ برائے مہربانی تفصیلاً جواب عطا فرمائیں۔شکریہ

کامران

0300-8246599

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۸/۱۵۶۵
مورخہ

www.facebook.com/masimfarooq

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

بطور تمہید یہ بات سمجھنا مناسب ہے کہ:

قادیانی افراد باجماعِ اُمّت کافر ہیں، مگر اپنے عقائد کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائدِ اسلام قرار دیتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لہٰذا وہ زندیق ہیں۔ اور زندیق چونکہ اپنے اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہے، اور زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے ان کے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو یا ان کی خلافِ اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو۔

عام کفار کے ساتھ خرید وفروخت اور دیگر معاملات کے بارے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ حاجت کے وقت ان سے تجارتی معاملات کر سکتے ہیں، لیکن جب کوئی دوسری صورت ممکن ہو مثلاً مسلمان تاجر سے معاملہ کیا جا سکتا ہو تو پھر کفّار سے معاملہ نہیں کرنا چاہیئے۔

یہ تو عام کفّار کا حکم ہے اور قادیانی چونکہ ان کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ان کے ساتھ معاملہ کرنے سے اور زیادہ بچنا چاہیئے اور کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کوئی دنیوی نقصان پہنچائیں، نیز ان کے ساتھ تجارتی معاملہ کرنا غیرتِ ایمانی کے بھی خلاف ہے لہٰذا ان مفاسد کی وجہ سے قادیانیوں کے ساتھ حتی الامکان خرید وفروخت اور تجارتی معاملات سے مکمل پرہیز کرنا کرنا چاہیئے۔ (ماخذہٗ: تبویب: ۱۰۹۹، ۲۴/۱۴۱۵، ۱/۲)

لہٰذا ان مفاسد کی وجہ سے قادیانیوں کی کسی بھی کمپنی کے اشیاء کینٹین میں فروخت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے، خصوصاً اس وقت جبکہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملات کئے جا سکتے ہوں۔

فی مجموعہ رسائل ابنِ عابدین ۱/۳٤۱

قال العلّامة ابن كمال پاشا فی رسالتهٖ فی الزنديق: قوله فی الثانی يعرض الخ صريح فی أنّ الزنديق الاسلامی لا يفارق المرتد فی الحكم وقد نبّهت علىٰ أنّ ذالك اذا لم يكن داعياً الىٰ الضلال ساعياً فی افساد الدين معروفاً به۔

فی رد المحتار : (ج:٤ ص:٢٤٩)

و اعلم أن تصرفات المرتد على أربعة أقسام......و يتوقف منه عند الإمام وينفذ عندهما ۔

الشرح : قوله فينبغی عدم جوازهاعبارة النهر : فلا ينبغی التردد فی جوازها منه ا هـ فلفظة عدم من سبق القلم...... قوله ويتوقف منه عند الإمام بناء على زوال الملك كما سلف نهر قوله وينفذ عندهما إلا أنه عند أبی يوسف تصح كما تصح من الصحيح لأن الظاهر عوده إلى الإسلام ۔وعند محمد كما تصح من المريض لأنها تفضی إلى القتل ظاهرا عن البحر ۔..واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/ذی القعدة ۱۴۳۴ھ
۱/۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
۲۸/۱۱/۱۴۳۴ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۹۴/۱۵۶۵

مفتی